

ماحولیات کا تحفظ

سترہواں فقہی سیمینار منعقدہ: ۲۸-۳۰ رجب الاول ۱۴۲۹ھ مطابق ۵-۷ اپریل ۲۰۰۸ء، دارالعلوم شیخ علی متقی،

برہان پور، ایم پی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس دنیا میں پیدا کیا ہے، اس میں اس کی راحت و سکون کے اسباب بھی پیدا فرمائے ہیں، ان میں بعض ایسی چیزیں ہیں جو آلودگی کا سبب بنتی ہیں، لیکن رب کائنات نے اسی دنیا میں ایسے وسائل بھی پیدا فرمادیئے ہیں جو آلودگیوں کو تحلیل کرتے رہتے ہیں، انسان کو ان کے مضر اثرات سے بچاتے ہیں، اور جو چیزیں آلودگی کا سبب بنتی ہیں وہی تحلیل ہونے کے بعد کائنات کے فطری نظام میں تقویت اور بہتری کا باعث بن جاتی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ صنعتی انقلاب نے جہاں انسانیت کو بہت سے مفید و راحت بخش وسائل زندگی فراہم کئے ہیں، وہیں ان کی وجہ سے فضائی، آبی اور صوتی آلودگیوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے، موسموں کا توازن متاثر ہوا ہے، طرح طرح کی بیماریاں جنم لے رہی ہیں، اور سائنس دانوں کا خیال ہے کہ اگر اس پر قابو نہیں پایا گیا تو اس کے نتائج انسانیت کے لئے نہایت تکلیف دہ اور ہلاکت خیز ہوں گے، ان آلودگیوں کو جذب کرنے کے وسائل کی بھی سائنس نے رہنمائی کی ہے، لیکن کم سے کم اخراجات کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کی غرض سے صنعت کاران کا استعمال نہیں کر رہے ہیں، جو غیر اسلامی اور غیر انسانی طرز عمل ہے، اس پس منظر میں حسب ذیل تجویزیں منظور کی جاتی ہیں:

۱- صنعت کاروں پر واجب ہے کہ اگر ایسی صنعتیں قائم کریں جو آلودگی پیدا کرتی ہوں، تو ایسے وسائل بھی استعمال کریں جو ان آلودگیوں کو تحلیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں؛ تاکہ ماحول کو اور ماحول کے واسطے سے دوسرے انسانوں کو اس کا نقصان نہیں پہنچے۔

۲- ملٹی نیشنل کمپنیوں کا ملک میں آنا بعض جہتوں سے یقیناً مفید ہے، کہ اس سے مارکیٹ میں مسابقت پیدا ہوتی ہے اور صارفین کو معیاری اشیاء فراہم ہوتی ہیں، لیکن یہ صنعتیں اپنے ساتھ صنعتی فضلوں کا انبار اور مختلف نوع کی آلودگیاں بھی ساتھ لارہی ہیں، اس لئے سیمینار حکومت ہند سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملکی کمپنیاں ہوں یا غیر ملکی ان کے لئے ایسے قوانین بنائے جائیں اور ان پر عمل کا پابند کیا جائے جو ماحول کے تحفظ میں معاون ہوں اور مضر اثرات سے بچاتے ہوں۔

۳- اس وقت ماحولیاتی آلودگی کے سبب جن خطرات سے دنیا دوچار ہے، یہ زیادہ تر ترقی یافتہ ممالک کی دین ہے، ان ممالک نے زیادہ سے زیادہ نفع کمانے اور سستی سے سستی پیداوار حاصل کرنے کی غرض سے صنعتوں کو ماحول دوست بنانے پر توجہ نہیں دی، اور آلودگیوں کو تحلیل کرنے کے وسائل اختیار نہیں کئے، یہاں تک کہ اب جب کہ آلودگی کا مسئلہ ایک بھیا تک صورت اختیار کر چکا ہے، وہ اس کے اثرات کو دور کرنے کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں قبول کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ سیمینار مطالبہ کرتا ہے کہ وہ انسانیت کے تئیں اپنے رویہ کو درست کریں اور حکومت ہند سے اپیل کرتا ہے کہ وہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت اور ایک اہم

عالمی طاقت ہونے کی حیثیت سے اس سلسلہ میں ترقی یافتہ ممالک کو ان کی ذمہ داریوں کا پابند کرنے کی کوشش کرے۔
-۴- تمام ابناء وطن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کا اہتمام کریں، ایسی چیزیں جو آبادی میں آلودگی پیدا کرنے والی ہیں اور دوسروں کو تکلیف پہنچانے والی ہیں، جیسے راستوں اور آبادیوں کے درمیان قضاء حاجت، گھر سے باہر کھلی ہوئی نالیاں نکالنا، صاف جمع شدہ پانی میں گندگیوں کا اخراج، آبادی کے درمیان بھٹی اور چمنیاں قائم کرنا، گاڑیوں میں کراسن تیل کا استعمال، بے جا طریقہ پر لاؤڈ اسپیکر کا استعمال وغیرہ، ان سے احتراز کریں؛ تاکہ سماج خطرناک بیماریوں اور دوسرے نقصانات سے محفوظ رہے۔

